سوال

(36) فجر کی اذان میں 'الصلاۃ خیر من النوم' کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فجر کی اذان میں "الصلاۃ خیر من النوم" کہنے کی کیا دلیل ہے؟ نیز بعض لوگ اذان میں "حی علی خیر العمل" کا اضافہ کرتے ہیں۔ کیا شریعت میں اس کی کوئی اصل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے بلال اور ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فجر کی اذان میں "الصلاۃ خیر من النوم" کہنے کا حکم دیا تھا، اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: فجر کی اذان میں "الصلاۃ خیر من النوم" کہنا سنت ہے۔ (صحیح ابن خذیمہ)

علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق یہ کلمات اس اذان میں کہے جائیں گے جو صبح صادق کے طلوع ہونے کے وقت دی جاتی ہے، اور اقامت کی بہ نسبت یہ اذان اول اور اقامت اذان ثانی ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔''

صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی اس مفہوم کی ایک حدیث مروی ہے۔

رہا اذان میں بعض شیعوں کا "حی علی خیر العمل" کا اضافہ کرنا'' تو یہ سراسر بدعت ہے، احادیث صحیحہ میں اس کی کوئی اصل نہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور تمام مسلمانوں کو سنت نبوی کی اتباع کرنے اور اس پر مضبوطی کے ساتھ کاربند رہنے کی توفیق دے، یہی راہ نجات اور سعادت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

محدث فتویٰ